جلد ۵۲/۱۷ | ۲۷ ظہور ۱۳۴۲ ہش / ۷ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ / ۲۷ اگست ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۶ اگست - بوقت ۸½ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت دن بھر بفضلہ تعالےٰ اچھی رہی۔ البتہ کل شام کو بے چینی ہو گئی - اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؎

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک سے ہمدردی کرو اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھلاؤ

یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے

بنی نوع انسان کی ہمدردی کی نصیحت کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلےٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے - ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا: ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰ - ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسکو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لیکر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۲)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۴ اگست (بذریعہ ڈاک)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی گزشتہ رات اکثر جاگتے رہے - اور گھبراہٹ اور بے چینی رہی - ڈاکٹروں کا تجویز کردہ علاج شروع کر دیا گیا ہے

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طالب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طالب مولوی فاضل سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ و جامعہ نصرت ابن حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب مرحوم مورخہ ۲۴/۸/۶۳ کو بعد نماز مغرب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے باون سال کی عمر میں رحلت فرما گئے اناللہ وانا الیہ راجعون - آپ کے بھائی مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم سابق مبلغ امریکہ اور آپ کے بہنوئی مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مبلغ مغربی افریقہ دونوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے آپ ہر دو کے بچوں کے نگران اور سرپرست تھے اور بڑی ذمہ داری کے ساتھ ان کا خیال رکھتے تھے۔ آپ بہت مخلص اور دیندار تھے۔ اور درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ کی حسرت ناک وفات نے ان کے عزیز و اقارب کو از حد صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے اس کی تلافی کرے۔ اور لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

نماز جنازہ ۲۵ اگست کی صبح کو نو بجے مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ احباب کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ آپ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

(خاکسار عبد المنان خان تحریک جدید کوارٹر)

ہفتہ وقف جدید (۳ ستمبر تا ۱۰ ستمبر ۶۳ء)

ہفتہ وقف جدید ۳ تا ۱۰ ستمبر تک منایا جا رہا ہے۔ اس تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"میرے دل میں چونکہ خدا تعالےٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کرونگا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالےٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اترے گا"۔ (الفضل ۷/۱/۵۸)

حضور کے ان الفاظ سے اس تحریک کی اہمیت پوری طرح واضح ہوتی ہے۔ امید ہے کہ تمام جماعتیں اپنی کوشش کے نتائج سے دفتر وقف جدید کو اطلاع دینگی۔ تاکہ انکی حسن کارکردگی کی اطلاع حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دیکر دعا کی درخواست کی جا سکے۔

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اگست ۶۳ء

وجودِ باریتعالیٰ کا بہترین ثبوت

سلسلہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں الفضل ۲۴ اگست ۶۳ء
(۲)

ہم نے اپنے ایک گذشتہ اداریہ میں ماہنامہ ثقافت اگست ۱۹۶۳ء کے تاثرات نقل کئے ہیں مدیر ثقافت نے ان تاثرات میں باری تعالےٰ کے وجود کے متعلق فلسفیوں کے دو دلائل کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ اثبات وجود باری تعالےٰ کے لئے یہ دلائل ناکافی ہیں اس لئے آپ نے مسلمان متکلمین کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

"ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمان متکلمین جب اثبات باری کے مسئلہ پر گفتگو کریں تو وہ ان تمام اعتراضات کو ملحوظ رکھیں اور فکر و استدلال کی کوئی ایسی راہ اختیار کریں جو پامال اور فرسودہ نہ ہو۔ علامہ اقبال نے اپنے خطبات میں اپنے مخصوص فلسفیانہ انداز میں ان دلائل سے تعرض کیا ہے اور بتایا ہے کہ کانٹ کے انداز فکر میں کیا خامی ہے مگر ہماری رائے میں یہ مسئلہ اس سے زیادہ توجہ کا مستحق ہے۔ ہماری رائے میں کانٹ کی تنقید زیادہ گہری تفصیلی اور واضح تنقید کی خواہاں ہے اس لئے کہ اگر اللہ تعالےٰ کا وجود برحق ہے اور اگر عقل و فکر کے پیمانے فہم و استدلال کے سب سے اونچے پیمانے ہیں تو لازماً ان سے اثبات باری کی تائید ہونا چاہیئے۔ ہمیں صرف یہی نہیں بتانا چاہیئے کہ کانٹ کے اعتراض میں کیا خلل ہے کہاں گھپلا اور سفسطہ کارفرما ہے بلکہ یہ بھی بتانا چاہیئے کہ اثبات باری کے سلسلہ میں اور کس کس انداز اور پہلو کو قابلِ اعتماد سمجھا جا سکتا ہے۔ اس مرحلہ پر یہ اشارہ خاص طور سے غور و تعمق چاہتا ہے کہ کیا الہام و وحی نے اس سلسلہ میں کوئی رہنمائی کی ہے اور انبیاء نے کسی خاص طریق استدلال کی طرف توجہ دلائی ہے؟ اس سے بھی زیادہ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا قرآن حکیم نے کسی ایسے منہاج عقل کی نشاندہی کی ہے جس سے کہ اس مسئلہ کی پوری پوری وضاحت ہو سکے؟ اور اگر وضاحت کی ہے تو اس کی فلسفہ کی اصطلاحوں میں کس طرح بیان کیا جائے گا؟"

(ماہنامہ ثقافت اگست ۶۳ء صفحہ ۳ تا ۵)

فاضل مدیر کی یہ بات صحیح ہے کہ مسلمان متکلمین کو اثبات باری تعالےٰ کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر سے بحث کرنی چاہیئے اور آپ نے آخر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ

آیا قرآن حکیم نے کسی ایسے منہاج عقل کی نشاندہی کی ہے جس سے کہ اس مسئلہ کی پوری پوری وضاحت ہو سکے۔

ہم نے اپنے اس اداریہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے ایک حوالہ پیش کیا ہے جس میں آپ نے وجود باری تعالےٰ کے اثبات کا بہترین ذریعہ یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالےٰ خود اپنے کلام سے اپنے وجود کا ثبوت دیتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"غرض جب تک خود خدائے تعالےٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام میں ظاہر نہ کرے جیسا کہ اس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا۔ تب تک صرف کام کا ملاحظہ تسلی بخش نہیں ہے"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اثبات کا یہ ثبوت تسلی بخش نہیں ہے کہ ثابت کیا جائے کہ اس پُرحکمت کارخانہ کا کوئی بنانے والا ضرور ہونا چاہیئے۔

یہ ٹھیک ہے کہ اس کارخانہ قدرت کی حکمتوں اور وسعتوں کو دیکھ کر انسان ضعیف البنیان ضرور متاثر ہوتا ہے اور اس کے دل میں یہ خیال ضرور جاگزین ہوتا ہے کہ اس کی بنانے والی اور چلانے والی کوئی ذات ضرور ہونی چاہیئے بلکہ جیسا کہ مدیر ثقافت نے بیان کیا ہے وجودی دلیل بھی ناکافی ہے۔ اسے جرمنی کے مشہور فلاسفر کا اس پر اعتراض پیش کیا ہے جیسا کہ کانٹ نے کہا ہے۔

"تصور شئی وجود شئی کو مستلزم نہیں اگر میں سو ڈالر کا تصور کر دوں تو اسکے یہ معنی نہیں کہ سو ڈالر میری جیب میں ہیں ہم ایسے جانور کو تصور کی گرفت میں لا سکتے ہیں جس کے پاؤں لوہے کے ہوں پیٹ سونے کا ہو اور گردن یا سر جواہرات سے مرصع ہو۔ ایسے حیوان کا تصور بھی ممکن ہے جو کار سے زیادہ تیز رفتار ہو، طیارے اور میزائل کے پر کاٹتا ہو اور آبدوزوں سے کہیں زیادہ پانی میں غواصی کی صلاحیت رکھتا ہو مگر یہ چیزیں پائی بھی جاتی ہیں؟" (ایضاً)

اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی روشنی میں اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کو اللہ تعالےٰ کے وجود کا بہترین ثبوت پیش کیا ہے۔ چنانچہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے تو یہ اس کے وجود کا حتمی اور یقینی ثبوت ہوگا اور اس پر کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر ہم ایک ایسی کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو کہ اندر سے کنڈیاں لگائی گئی ہیں تو اس فعل سے ہم ضرور اول یہ خیال کریں گے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا ہے کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن ہے لیکن جب ایک مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے تو آخر یہ رائے ہماری کہ کوئی اندر ہے بدل جائے گی۔ اور یہ خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں بلکہ کسی حکمتِ عملی سے اندر کی کنڈیاں لگائی گئی ہیں"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۹-۹۰)

یہاں آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فلسفیوں کے دلائل کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"یہی حال ان فلاسفروں کا ہے جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدہ پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو خدا کو ایک مردہ کی طرح سمجھا جائے جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے۔ اگر خدا ایسا ہے جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں بلکہ خدا تو وہی ہے جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ انا الموجود کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلاتا رہا ہے۔ یہ بڑی گستاخی ہوگی کہ ہم ایسا خیال کریں کہ اس کی معرفت میں انسان کا احسان اس پر ہے اور اگر فلاسفر نہ ہوتے تو وہ گویا گم کا گم ہی رہتا۔ اور یہ کہنا کہ خدا کیونکر بول سکتا ہے۔ کیا اس کی زبان ہے؟ یہ بھی ایک بڑی بے باکی ہے۔ کیا اس نے جسمانی ہاتھوں کے بغیر تمام آسمانی اجرام اور زمین کو نہیں بنایا۔ کیا وہ جسمانی آنکھوں کے بغیر دنیا کو نہیں دیکھتا۔ کیا وہ جسمانی کانوں کے بغیر ہماری آوازیں نہیں سنتا"۔

(ایضاً صفحہ ۹۱)

ذیل میں ہم اسلامی اصول کی فلاسفی سے ایک اور حوالہ پیش کرتے ہیں آپ ذرائع علم کی تفصیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"اے عزیزو! اے پیارو! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھو کہ کامل علم کا ذریعہ خدائے تعالےٰ کا الہام ہے جو خدائے تعالےٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے یہ ہرگز نہ چاہا کہ آئندہ اس الہام کو مہر لگا دے اور اس طرح پر دنیا کو تباہ کرے۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں۔ ہاں ان کو ان کی راہوں سے ڈھونڈو۔ تب وہ آسانی سے تمہیں ملیں گے۔ وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے تا تم اس پانی کو پی سکو یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔ پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ لگے اسی طرف دوڑے اور جہاں اس گمگشتہ دوست کا نشان پیدا ہو اسی راہ کو اختیار کرے۔ دیکھتے ہو کہ ہمیشہ آسمان سے روشنی اترتی اور زمین پر پڑتی ہے۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اترتا ہے۔ انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو نہیں بخش سکتیں۔ کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو؟ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو؟ اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس جگہ بھی دیکھ لو۔ مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں۔ اور ہمارے کان گو شنوا ہوں تاہم اس ہوا کے حاجتمند ہیں جو خدا کی طرف سے چلتی ہیں۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے جو خاموش ہے اور سارا مدار ہماری اٹکلوں پر ہے بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو اپنے وجود کا آپ پتہ دیتا رہا ہے اور اب بھی اس نے یہی چاہا ہے کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے۔ آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں۔ عنقریب صبح صادق ہونیوالی ہے۔ مبارک وہ جو اٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں۔ وہی خدا جس پر کوئی گردش اور مصیبت نہیں آتی جس کے جلال کی چمک پر کبھی حادثہ نہیں پڑتا"۔

(ایضاً صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

احمدیہ مسلم مشن ایسٹ افریقہ کے زیر اہتمام سواحیلی میں قرآن مجید کا مقبول ترجمہ

فاضل مترجم محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سے ایک معلومات افزا انٹرویو

-- سواحیلی زبان میں ترجمہ قرآن مجید کا دلچسپ پس منظر -- ترجمہ کی مقبولیت اور تاثیر

-- ترجمہ کے سلسلہ میں دوسری انجمنوں اور افراد کی کوششوں کا انجام -- مودودی صاحب سے چند معروضات

(لطف الرحمٰن)

معاصر عزیز نوائے وقت میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔

"رابطہ عالم اسلامی افریقی عوام کی سہولت کے لئے قرآن پاک کا سواحیلی زبان میں ترجمہ کرا رہا ہے۔ یہ زبان افریقہ کے کئی ملکوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے...."

(نوائے وقت ۲۰ اگست ۱۹۶۳ء)

یہ خبر پڑھنے کے بعد راقم الحروف کو سواحیلی زبان میں قرآن مجید کے کامیاب مترجم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ ایسٹ افریقہ سے سواحیلی ترجمہ قرآن مجید کے بارے میں گفتگو کا موقعہ ملا۔ یہ انٹرویو قارئین الفضل کے علاوہ کئی لحاظ سے مودودی صاحب کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس جذبہ کے تحت انٹرویو کے آخر میں ان سے چند معروضات کی گئی ہیں۔

سواحیلی زبان میں ترجمہ قرآن مجید کے پس منظر کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ انہوں نے ۱۹۳۵ء میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد گرامی پر سواحیلی زبان میں استعداد پیدا کر کے قرآن مجید کا اس زبان میں ترجمہ کیا۔ ترجمے کے علاوہ بعض آیات کے تشریحی نوٹس بھی تیار کئے۔ بعد ازاں "انٹر ٹیریٹوریل لینگوئج کمیٹی فار سواحیلی" نے اس ترجمے کا جائزہ لیا۔ ان ماہرین نے اس ترجمے کے بارے میں یہ رائے دی۔

"On the whole the translation is very good"

کہ بحیثیت مجموعی یہ بہت اچھا ترجمہ ہے"۔ پھر ۱۹۴۷ء میں جماعت احمدیہ کے بعض مبلغین کرام اور مقامی مشنریوں کے ایک گروپ نے بھی اس ترجمے پر نظر ثانی کی۔ اس پر بس نہیں کیا گیا۔ بلکہ ترجمہ کو معیاری اور بہترین بنانے کے لئے زنجبار اور کینیا کے سواحیلی زبان میں سرکاری ببلیکیشنز نے اسے چیک کیا۔ جب ہر طرح سے ترجمے کی صحت کا یقین ہو گیا۔ تو ۱۹۵۳ء میں دو لاکھ شلنگ کے خرچ سے اس ترجمے کی دس ہزار کاپیاں شائع کی گئیں۔ ہر کاپی کی ضخامت ۱۱۰۰ صفحات تھی۔ اس وقت محترم شیخ صاحب نے سواحیلی ترجمے کی ایک کاپی دکھائی۔ نہایت عمدہ گٹ اپ get up تھی۔ بہترین قسم کا آرٹ پیپر استعمال کیا گیا تھا۔ عربی متن کے ساتھ ساتھ سواحیلی ترجمہ تھا۔ نیچے جا بجا تشریحی اور تفسیری نوٹ تھے۔ محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ ترجمہ قرآن مجید شائع ہوتے پر اس کی سب سے پہلی کاپی ہوائی جہاز کے ذریعہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں بغرض دعا بھجوائی گئی۔ اس کے علاوہ مسٹر غلام محمد (گورنر جنرل پاکستان) مسٹر محمد علی بوگرہ (وزیر اعظم پاکستان) چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (وزیر خارجہ پاکستان) نواب صدیق علی خان (ہائی کمشنر ایسٹ افریقہ) وغیرہ اصحاب کو بھی اس ترجمے کی کاپیاں بھجوائی گئیں۔ ۱۰۰ کاپیاں اس غرض کے لئے نفیس ترین آرٹ پیپر پر شائع کی گئی تھیں۔

"تفسیری نوٹ مرتب کرتے وقت آپ نے کن اصول اور اغراض کو مدنظر رکھا تھا؟" اس سوال کے جواب میں محترم شیخ صاحب نے مندرجہ ذیل چار مقاصد کی وضاحت کی۔

(۱) افریقہ میں عیسائی مشنریوں نے تحریر اور تقریر کے ذریعہ دین اسلام قرآن مجید اور حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر جتنے اعتراضات کئے تھے اور قرآن مجید کی جن آیات سے غلط استدلال اور استنباط کیا تھا۔ اس کے مدلل جوابات دیئے جائیں۔ اور ان آیات کی صحیح تشریح پیش کی جائے۔

(۲) اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کر کے بتایا جائے۔ ان میں قابل عمل تعلیم کونسی ہے اس طرح اسلام کی برتری اور فضیلت ثابت کی جائے۔

(۳) یہ واضح کیا جائے کہ موجودہ حالات میں افریقن کی روحانی۔ تعلیمی۔ سماجی۔ تہذیبی۔ اخلاقی۔ تمدنی اور تہذیبی ترقی قرآن کریم کی پاک تعلیمات پر عمل کرنے سے وابستہ ہے۔

(۴) ان "غلط رسومات، توہمات، اوہام اور عقائد کا جو افریقن کے دل و دماغ میں راسخ ہیں تدارک کیا جائے۔

محترم شیخ صاحب نے تفصیل سے بتایا کہ ان چاروں مقاصد کو پیش نظر رکھ کر ان تفسیری اور تشریحی نوٹس کو مرتب کیا گیا۔ اس کے علاوہ ان میں تازہ ترین معلومات کو یکجا کرنے کی سعی بھی کی گئی۔ مثلاً قرآن کریم میں جوئے کی مذمت میں وارد ہونے والی آیت کی تشریح میں جوئے کے نقائص کے بارے میں کئی یشپوں کی آراء پیش کی گئیں۔ اسی طرح دوسرے قرآنی اوامر و نواہی کی تائید میں غیر مسلم لیڈروں کے اقوال بھی پیش کئے گئے۔

محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ مسٹر لینڈل جبرس پروفیسر سکول آف اورینٹل سٹڈیز لنڈن نے جو ٹانگانیکا میں ایک لمبے عرصہ تک مشنری کے طور پر کام کرتے رہے ہیں اس ترجمے کے متعلق یہ رائے دی تھی کہ اس میں زیر بحث موضوعات پر تازہ ترین معلومات (Latest Information) کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

محترم شیخ صاحب نے اس ترجمہ قرآن مجید کی خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا کہ اس کی ایک بہت بڑی خصوصیت اس کا دلکش دیباچہ ہے۔ جسے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے رقم فرمایا جس میں افریقن کی روحانی تشنگی کو مدنظر رکھ کر افریقن کو دردِ دل سے دعوتِ اسلام دی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ دیباچے کی غیر معمولی افادیت کے پیش نظر اس کی پچاس ہزار کاپیاں علیحدہ طبع کرا کر تقسیم کی گئیں۔

اس ترجمے کا ایسٹ افریقہ کے علمی حلقوں پر جو اثر پڑا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ وہاں کے چوٹی کے لیڈروں نے بھی اس ترجمے کو بڑے شوق و ذوق سے پڑھا ہے۔ مسٹر جومو کینیاٹا (جو افریقہ کے لئے باپ کے آزادی کی حیثیت رکھتے ہیں) حالت اسیری (Detention Camp) میں اسے تین مرتبہ پڑھا۔ اور چوتھی مرتبہ پڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اسی طرح مسٹر جولیس نیریرے (صدر جمہوریہ ٹانگانیکا) مسٹر رشیدی کاوا (نائب صدر جمہوریہ ٹانگانیکا) کابینہ کے ارکان اور دیگر سیاسی اور قومی لیڈروں نے اسے بڑے شوق سے پڑھا اور اسے قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا۔

آپ نے مزید بتایا کہ جماعت احمدیہ کی کوشش سے قبل کوئی ترجمہ قرآن وہاں شائع نہیں ہوا۔ آپ نے پُر جوش لہجے میں کہا کہ "ساؤتھ آف صحارا میں اشاعت ترجمہ قرآن کی اولین سعادت جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی"۔

سواحیلی کے علاوہ افریقہ کی دیگر زبانوں میں تراجم کے کام پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ کینیا کالونی کے مشہور طاقتور قبیلے ککیو (Kikuyu) کی زبان ککیو Kikuyu میں قرآن کا ترجمہ تیار ہو چکا ہے۔ ٹائپ بھی ہو چکا ہے۔ چھپنے کے لئے تیار پڑا ہے۔ کینیا کالونی کے دوسرے مشہور قبیلے Mukamba کی زبان کیکانبہ میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ تیار ہو چکا ہے۔ یوگنڈا کی زبان لوگنڈا میں بھی قرآن مجید کے پہلے دس پاروں کا ترجمہ تیار ہو چکا ہے۔ باقی حصے کا ترجمہ بھی بڑی تیزی سے کیا جا رہا ہے۔

آپ نے مزید بتایا کہ قرآن مجید کے ترجمہ کے علاوہ سواحیلی زبان میں اسلامی عقائد، اسلامی تعلیمات، سیدنا حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ اور دوسرے اسلامی مضامین پر مشتمل چھوٹی بڑی بیسیوں کتب وسیع پیمانے پر شائع ہو چکی ہیں۔ سواحیلی زبان میں ایک ماہوار رسالہ بھی ۲۶ سال سے جاری ہے جسے مولانا موصوف نے جاری کیا۔ اسی وقت ڈاک میں موصول ہونے والے اسی پرچہ کا تازہ شمارہ بھی محترم شیخ صاحب نے دکھایا۔ جس میں

> معاوضہ کے بغیر جس اخلاص، محنت اور محبت سے آپ لوگ کام کرتے ہیں ہمیں ایسے کارکن دستیاب نہیں ہوتے۔
>
> (سیٹھ قادر بھائی)

متعدد اسلامی موضوعات پر مضامین موجود تھے۔ زیادہ حیران کن امر یہ تھا کہ اس میں ایک صفحہ شعر و شاعری کے لئے مخصوص تھا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی شعر کا ترجمہ کر کے دیدیا جاتا ہے جس پر افریقن شعراء مصرعے لگاتے ہیں اور اس طرح سواحیلی میں نظمیں مکمل کرتے ہیں ایسی متعدد نظمیں اس پرچے میں موجود تھیں۔!

اس سوال کے جواب میں کہ "جماعت احمدیہ کے علاوہ سواحیلی میں ترجمہ قرآن کی کوشش کسی اور گروپ نے بھی کی ہے؟" — محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ سب سے پہلے مولوی عبد العلیم صاحب صدیقی آف میرٹھ نے نیروبی کے مشہور و معروف مولوی سید عبداللہ شاہ کی وفات پر ان کی نعش کے سامنے مسلمانوں سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ قرآن مجید کا ترجمہ سواحیلی زبان میں کریں گے — چنانچہ سترہ اٹھارہ ہزار شلنگ کے وعدے بھی ہو گئے۔ ابتدائی جدوجہد بھی ہوئی اور معاملہ بہت جلد ختم ہو گیا — اس کے بعد مسلم ویلفیئر سوسائٹی نے (جسے ہز ہائی نس آغا خان مرحوم نے ایسٹ افریقہ میں شروع کیا تھا) ان کی وفات کے بعد اس ترجمہ قرآن مجید کی کوشش کی مگر اس بنا پر کہ ترجمہ کرنے والے مخلصین دستیاب نہ ہو سکے، انہیں اس منصوبے میں ناکامی ہوئی چنانچہ اس سوسائٹی کے رکن سیٹھ قادر بھائی آف ممباسہ نے محترم شیخ صاحب سے کہا:-

"معاوضہ کے بغیر جس اخلاص، محنت اور محبت سے آپ لوگ کام کرتے ہیں ہمیں ایسے کارکن دستیاب نہیں ہوئے۔"

؎ کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے بھی تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ اس کے علاوہ زنجبار کے ایک مشہور عالم شیخ عبداللہ صالح الفارسی نے (جو سواحیلی زبان کے ایک بہت بڑے ادیب ہیں) قرآن مجید کے ترجمہ کا آغاز کیا اور اسے زنجبار کے ایک اخبار MWONGOZI میں شائع کرنا شروع کیا۔ مگر اس ترجمہ کی یہ کیفیت تھی کہ ہزار میں سے ۹۹۹ لفظ ہمارے ترجمے سے اخذ کئے جاتے اور کہیں کہیں "ثواب دارین کے لئے" ایک آدھ لفظ کی تبدیلی کر لی جاتی۔ اس طرح چند سپاروں کا ترجمہ انہوں نے اخبار میں شائع کرایا اور ایک دو پارے الگ شکل میں بھی شائع کئے مگر تکمیل نہ ہو سکی۔ اور کام ادھورا رہ گیا۔ ان سے پہلے ممباسہ کے قاضی شیخ الامین نے بھی قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ پیش کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے لاہور کے ایک پریس سے شائع بھی کروایا لیکن یہ پندرہ بیس سال کی بات ہے جب وہ فوت ہو گئے اور کام جاری نہ رہ سکا۔

"کیا وجہ ہے کہ خدمتِ قرآن مجید جیسے بابرکت کام میں بھی ان اصحاب کی کوشش ناکام ہو گئی؟" — اس سوال کے جواب میں محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ اس ناکامی کی اصل وجہ یہ ہے کہ جن حلقوں کی طرف سے یہ کوشش کی جاتی رہی ان کا بنیادی مقصد سیاسی اقتدار اور اقتصادی تفوق کے لئے ایک جدوجہد کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اس وجہ سے انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

اخباری رپورٹ کے مطابق ایسٹ افریقہ میں "مصری مبلغین" کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ میں ربع صدی تک — جماعتِ احمدیہ کے زیر اہتمام اشاعتِ اسلام کا فریضہ ایسٹ افریقہ میں سر انجام دیتا رہا ہوں۔ مجھے آج تک وہاں کوئی مصری مبلغ نظر نہیں آیا۔ ہاں اب پہلی مرتبہ ٹانگانیکا کی آزادی کے بعد مسٹر عبداللہ فونڈی کیرا کی کوشش سے ٹیونس اور بعض اور عرب ملکوں کے نمائندے مسلمانوں کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے ایک مختصر عرصے کے لئے آئے تھے لیکن کوئی نمایاں خدمت سر انجام نہ دے سکے۔

مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی خدمات کے فراخدلانہ اعتراف پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا موصوف نے متعدد اہم شخصیات کے تاثرات پیش کئے:-

(۱) مسٹر عبداللہ فونڈی کیرا سابق وزیر انصاف ٹانگانیکا جو کہ اسلامی تبلیغ کی جدوجہد میں خاصی دلچسپی لیتے ہیں انہوں نے ایک خاص تحریری بیان میں اسلامی لٹریچر اور قرآن مجید کے ترجمے کی اشاعت اور تبلیغی مہمات کے سلسلے میں جماعتِ احمدیہ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا:-

"مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ نے ۲۵ سال میں دو جنگیں لڑی ہیں۔ ایک جنگ عیسائیوں کیساتھ جو تابڑ توڑ حملے اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کر رہے تھے ان کے جوابات دیکر عیسائیت کو ناقابلِ عمل اور ناقابلِ قبول ثابت کر کے ان کے منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے۔ دوسری جنگ میں احمدیوں نے غیر از جماعت لوگوں پر اپنے عمل اور کردار اور تبلیغِ اسلام کی مخلصانہ جدوجہد سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اسلام کے سچے اور بہادر سپاہی ہیں۔"

"مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ نے ۲۵ سال میں دو جنگیں لڑی ہیں ایک جنگ عیسائیوں کے ساتھ جو تابڑ توڑ حملے اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر کر رہے تھے۔ ان کے جوابات دے کر عیسائیت کو ناقابلِ عمل اور ناقابل قبول ثابت کر کے ان کے منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے۔ دوسری جنگ میں احمدیوں نے غیر از جماعت لوگوں پر اپنے عمل اور کردار اور تبلیغِ اسلام کی مخلصانہ جدوجہد سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اسلام کے سچے اور بہادر سپاہی ہیں۔" (مسٹر عبداللہ فونڈی کیرا)

(۲) چیف ہارون لِنگوشا نے (جو کسی وقت ٹانگانیکا کی لیجسلیٹو کونسل کے سپیکر اور ایسٹ افریقن کونسل کے ممبر تھے۔ اور آج کل ایک سرکاری کارپوریشن کے چیئرمین ہیں) کہا:-

"اگر جماعتِ احمدیہ نہ ہوتی تو اسلام کا نام افریقہ سے مٹ جاتا۔"

آخر میں آپ نے مسٹر فشر کا ذکر کیا (مسٹر فشر کو آکسفورڈ یونیورسٹی نے افریقہ میں احمدیت کے اثر و نفوذ کے تجزیاتی اور تحقیقی مطالعے پر ڈی۔ فل کی ڈگری کے لئے) بھیجا تھا۔ انہوں نے اپنی کتاب میں اعتراف کیا ہے کہ احمدیہ جماعت نے استحکامِ اسلام کیلئے "بنیادی کام" کیا ہے۔

مودودی صاحب کی خدمت میں معروضات

جہاں تک مودودی صاحب کے اس اعلان کا تعلق ہے کہ وہ سواحیلی زبان میں ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت کریں گے باعثِ مسرت ہے۔ کلام اللہ کی جتنی بھی اشاعت ہو اتنی ہی کم ہے کیونکہ ہر سچا مسلمان یہی چاہتا ہے کہ اللہ کا نور دنیا میں پھیلے!

ہمیں خوشی ہے کہ مودودی صاحب نے بھی آج اس چیز کو محسوس کر لیا ہے جس کی طرف کافی عرصے سے جماعتِ احمدیہ توجہ کر رہی ہے یعنی ممالک غیر میں کلام اللہ کے تراجم کی اشاعت — اس انٹرویو میں وضاحت سے ذکر ہو چکا ہے کہ مختلف انجمنوں اور بعض ذی اثر افراد نے سواحیلی زبان میں قرآن مجید کے ترجمے کی کوشش کی مگر انہیں ناکامی ہوئی اور وسائل کے باوجود اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس ناکامی کی بڑی وجہ یہی بتائی گئی ہے کہ ان کا اصل بنیادی مقصد اشاعتِ اسلام نہیں تھا بلکہ وہ "سیاسی اقتدار" اور "اقتصادی تفوق" کے ذرائع پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ ایک عام قاری بھی مودودی صاحب کی تحریرات پر نظر ڈال کر فوراً محسوس کر لیتا ہے کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ وہ اسلام کے نام پر سیاسی اقتدار کے خواہاں ہیں۔ اسی وجہ سے بعض اہل الرائے اصحاب ان کے "رابطہ عالم اسلامی" کو بھی سعودی ملوکیت کی دیوار گریہ کا شاخسانہ گردانتے ہیں جسے اصل "فکر" صدر ناصر کی ہے!

ایسے اصحاب کا خیال ہے کہ مدینہ یونیورسٹی کے ارباب بست و کشاد اس ادارے کو الازہر کے مقابل پر کھڑا کر کے اسلامی ممالک کے طلبہ کو مصر کی بجائے سعودی عرب بلا کر متاثر کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ رابطہ کے افریقہ میں "دارالترجمہ" کو بھی تبلیغی کی بجائے سیاسی اہمیت دی جا رہی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اس سلسلے میں مودودی صاحب سے یہی گزارش ہے کہ اگر کچھ سیاست اور دنیا داری کی ملونی اس کارِ خیر میں ہے تو للہ اسے دُور کر دیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کام میں وہ برکت شامل نہ ہو جو محض خدا کے لئے بے لوث کام کرنیوالوں کے شاملِ حال ہوا کرتی ہے، دیکھئے مولوی عبد العلیم صاحب صدیقی، آغا خاں مرحوم کی مسلم ویلفیئر سوسائٹی اور پھر عبداللہ صالح الفارسی وغیرہ کی ناکام کوششوں کا اوپر تجزیہ کیا جا چکا ہے۔ ان اصحاب کی کوششوں کی لٹیا سیاسی تفوق وغیرہ کے لالچ نے ڈبو دی۔ جہاں تک وسائل کا تعلق ہے رابطہ کے پاس روپے پیسے کی کمی نہیں آتی، کام کرنے والے بھی مل جائیں گے، نیت صاف کرنے کی ضرورت ہے، تا کلام اللہ کی اشاعت سے بہتر نتائج پیدا ہوں۔

اسی سلسلے میں مودودی صاحب کی خدمت میں دوسری گزارش یہ ہے کہ سواحیلی

(باقی صـ پر)

جامعہ نصرت برائے خواتین - ربوہ کی

بعض نمایاں اور منفرد خصوصیات

محترمہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں بی اے پارٹ I (پاس و آنرز کورس) کا داخلہ ۸ ستمبر ۶۳ء سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پرووژنل و کیریکٹر سرٹیفکیٹ یکم ستمبر ۱۹۶۳ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔

آنرز کلاسز: انگلش - ریاضی اسلامیات اور عربی

انٹرویو: ہر روز صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک۔

جامعہ نصرت ڈگری کالج ہے۔ اور پنجاب یونیورسٹی سے ملحق ہے۔ تمام مغربی پاکستان میں یہ واحد تعلیمی ادارہ ہے جس میں طالبات کو دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے زیور سے بھی مزین کیا جاتا ہے دینیات کی تعلیم لازمی ہے۔ اسلامی پردہ کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ سادہ زندگی کالج کی طالبات کا طرۂ امتیاز ہے کیونکہ یہ ادارہ مغربیت اور فیشن کی رو سے پاک ہے۔ طالبات کے لئے سفید سوتی یونیفارم کئی برس سے لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔

کالج کا تعلیمی و علمی معیار بہت بلند ہے بفضلہ ایف ای بی۔ اے پاس اور آنرز کے نتائج بہت خوشکن رہے ہیں۔ تقریباً ہر برس طالبات عربی میں طلائی تمغہ حاصل کرتی رہی ہیں اور اکثر وظائف کی حقدار قرار پاتی ہیں مثال کے طور پر گذشتہ برس کا نتیجہ درج ذیل ہے:۔

کلاس	تعداد طالبات	نتیجہ فیصدی
بی۔ اے پارٹ I	۲۱	۱۰۰٪
	تعداد فسٹ ڈویژن	وظائف
	۵	×
بی۔ اے پارٹ II	19	۱۰۰٪
	۱۰	۲
بی اے پارٹ II (آنرز کورس)	۳	۱۰۰٪
	۲	۲

ان نتائج کے اعلان پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے لکھا:۔

"یہ نتیجہ بہت خوشکن ہے اور جامعہ نصرت کی پرنسپل صاحبہ اور عملہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔ میں دعا کرتا ہوں کہ جامعہ نصرت کو آئندہ اس سے بھی بہتر نتائج دکھانے کی توفیق ملے اور جماعت احمدیہ کا یہ مرکزی ادارہ ایک مثالی ادارہ بن جائے"۔

جامعہ نصرت ہوسٹل میں طالبات کی روحانی اور دینی تربیت کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے بورڈرز کو سپرنٹنڈنٹ کی معیت میں ہر جمعہ مسجد لے جایا جاتا ہے اور ماہ رمضان میں قرآن مجید کا درس باقاعدگی سے سنتی ہیں کوشش کی جاتی ہے کہ طالبات اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کریں اور جب تعلیم سے فارغ ہو کر عملی زندگی میں قدم رکھیں تو ملک و ملت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں اور ان میں اسلامی روح نظر آئے۔ ہوسٹل کے اخراجات تمام خواتین کالجز سے کم ہیں۔

کھیل کے میدان میں بھی جامعہ نصرت کسی کالج سے پیچھے نہیں ہر برس ہماری والی بال اور نیٹ بال کی ٹیمیں یونیورسٹی بین الجامعی مقابلہ جات میں حصہ لیتی ہیں۔ اور سال رواں میں مس سعیدہ بنت مکرم فضل داد صاحب نے یونیورسٹی سپورٹس میں نہ صرف ڈسکس تھرو میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ بلکہ نیا ریکارڈ بھی قائم کیا۔

جامعہ نصرت کی سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ حضرت ام متین صاحبہ ایم۔ اے حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس کی نگران اعلےٰ ہیں پس احباب کو چاہئے کہ اپنی بچیوں کو اس پرسکون اسلامی ماحول میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے داخل کروائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

اظہار تشکر

بزرگوار والد صاحب حضرت محمد شہزاد خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر کثیر تعداد میں تعزیتی خطوط موصول ہوئے ہیں جنکا فرداً فرداً جواب دینا بہت مشکل ہے۔ اسلئے میں بذریعہ "الفضل" اظہار ہمدردی کرنیوالے تمام مہربان بزرگوں اور بہن بھائیوں کا اپنے اور تمام اہلخانہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوا بدعا ہوں کہ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے آمین (محمد شفیع خان آشفتہ)

حفظِ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے

مکرم قاضی عبد الرحمن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ

وصیت کے لئے بڑی اہم شرط تقویٰ ہے اور تقویٰ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر ایک احمدی دوست جنہوں نے وصیت کی ہے وہ اپنی وصیت کو قائم رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے علاوہ اور امور میں اپنی عملی اصلاح کے مسلسل اور متواتر مالی قربانی کرتے ہیں اور دنیوی ضروریات اور حاجات پر اس کو ترجیح دیتے رہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو وصیت کرنے کی توفیق عطا کر کے دوسرے احمدی دوستوں پر جو فوقیت اور فضیلت بخشی ہے اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کرتے رہیں یہاں تک کہ دنیوی ضروریات کے التواء سے انھیں اگر کسی وقت کچھ تنگی اور تکلیف بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اسے برداشت کریں کیونکہ ان کا عہد اور اقرار یہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے اس عہد کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی موصی مومن کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت میں ہمت ہار بیٹھے اور دنیاوی ضروریات کے التزام کے لئے وصیت کے چندہ کی بروقت ادائیگی کو التواء میں ڈال دے اگر وہ چند مرتبہ ایسا کرلے گا تو اندیشہ ہے کہ اسے بقایا دار بننے کی عادت ہو جائے گی جو اس کے لئے مشکلات کا موجب ہوگی یہ کوئی خیالی بات نہیں ہے بلکہ دفتر کے ریکارڈ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بقایا دار دوست اسی طرح بقایا دار رہتے ہیں۔ اس لئے حصہ آمد کے موصی اصحاب کو چاہیئے کہ اپنی وصایا کا حساب صاف رکھنے کے لئے اپنی ماہوار آمدنی سے حصہ آمد کی رقوم فوراً الگ کر کے مقامی سیکرٹری مال کے سپرد کر دیا کریں گویا جس طرح ان کو غیر موصی اصحاب پر فضیلت حاصل ہے اسی طرح وہ حصہ آمد کی ادائیگی کو بھی دیگر ہر قسم کی ضروریات اور دیگر مالی تحریکات پر فوقیت دیں تاکہ ان کا "عہد دین کو دنیا پر مقدم" کرنے کا شاندار طور پر پورا ہوتا ہے اور اس کی قسم کا تخلف نہ ہو۔

خاکسار نے دیگر مالی تحریکات پر حصہ آمد کو فوقیت دینے کا جو اشارہ کیا ہے اس کا جواز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشاد میں ہے:

"وصیت کی معافی کا حق مجھے بھی حاصل نہیں یہ تو حضرت مسیح موعودؑ کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم سے ہی تھا میں ان چندوں کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں جو میری طرف سے مقرر کئے جائیں"۔

اس ارشاد سے حصہ آمد کو دوسری مالی تحریکات پر فوقیت ہے وہ ظاہر ہے اور حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے

حضرت حافظ سید عبد المجید صاحب مرحوم آف منصوری کی اہلیہ صاحبہ کی وفات

یہ خبر جماعت میں افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت سید حافظ عبد المجید صاحب مرحوم آف منصوری کی اہلیہ محترمہ شمس النساء بیگم صاحبہ لاہور میں ۲۱۔ اگست کو رات کے گیارہ بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں ان کا جنازہ ۲۲ اگست کی شام کو ربوہ میں لایا گیا۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے نماز مغرب کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی نے جن کی وہ خوش دامنہ تھیں دعا کرائی۔

مرحومہ خاندان منصوری کے بزرگ افراد میں سے آخری وجود تھیں بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں احباب مرحومہ کی ترقی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرما دیں۔

درخواست دعا

خاکسار کے پاؤں میں زخم ہے جو خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے خطرہ ہے کہ کہیں پاؤں نہ کاٹنا پڑے ۲۴ گھنٹے شدید درد سے تڑپتا رہتا ہوں۔

جملہ بہن بھائی میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام حسین اوورسیر محلہ دارالبرکات۔ ربوہ۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والے

ننھے بچوں کے لئے درخواست دُعا

سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں کہ:-

"خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے۔"

چنانچہ مندرجہ ذیل بچوں نے اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں خوشی کی مختلف تقاریب پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۔ عزیزم عبدالسلام ابن مکرم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ مغربی افریقہ ۵/- روپیہ قرآن مجید ناظرہ مکمل کرنے کی خوشی میں۔

۲۔ عزیزم مبین احمد ابن مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مبلغ مشرقی افریقہ ۱۵/- مسجد محمود ربوہ میں پہلی بار اذان دینے کی خوشی میں۔

۳۔ عزیزم عزیز اللہ ابن مکرم صوفی کریم بخش صاحب گولبازار ربوہ ۵/- روپیہ ایک چھوٹی سی تجارت کے منافعہ پر۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحیح رنگ میں اسلام اور احمدیت کا خادم بنا کر انہیں ہمیشہ اپنے خاص انعامات سے نوازتے ہوئے اپنے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انصار اللہ کی توجہ کے لئے

ہر رکن سال میں کم از کم ایک ہفتہ اصلاح و ارشاد کیلئے وقف کرے

اجتماع انصار اللہ ۱۹۶۲ء کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کو مخاطب فرماتے ہوئے اپنے روح پرور پیغام میں ارشاد فرمایا تھا:

"انصار اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے افسوس ہے کہ میں بیماری کی وجہ سے آپ کے جلسہ میں شرکت نہیں کر سکتا۔ لیکن آپ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تبلیغ کریں۔ تبلیغ کریں۔ تبلیغ کریں یہاں تک کہ حق آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے اور دنیا میں صرف محمد رسول اللہ کی حکومت ہو۔ اسی کام کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں۔ اب دیکھنا ہے من انصاری الی اللہ"

حضور کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قیادت اصلاح و ارشاد نے سال رواں کے پروگرام میں یہ تجویز کیا تھا کہ ہر رکن سال میں کم از کم ایک ہفتہ اصلاح و ارشاد کے لئے وقف کرے۔ میں اخبار الفضل کے ذریعہ زعماء انصار اللہ اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہر رکن نے اصلاح و ارشاد کے کام کی طرف توجہ کی ہے یا نہ؟ نیز تحریک فرما دیں کہ انصار اللہ کا ہر رکن اصلاح و ارشاد کے کام کے لئے سال میں کم از کم ایک ہفتہ وقف کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم سید امیر شاہ صاحب مرحوم ولد سید فرمان شاہ صاحب ساکنہ سروبہ تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم نے لکھا ہے کہ میرے شوہر سید امیر شاہ صاحب مورخہ ۲۸/۷/۶۳ کو بمقام حیدرآباد (سندھ) وفات پا گئے ہیں۔ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مرحوم کی ایک رقم مبلغ تیس روپے جمع ہے۔ یہ رقم میرے بیٹے سید عابد حسین شاہ صاحب بارڈر پولیس ہیڈکوارٹر ہسپتال ہربنس پورہ لاہور کو دے دی جائے

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ لیاقت میڈیکل کالج جمشید پور حیدرآباد

ایم بی بی ایس و بی ڈی ایس کورسز میں داخلے کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ بعد توسیع ۲۵/۸/۶۳ ہے (پ۔ٹ ۱۷/۸/۶۳)

۲۔ ٹریننگ کورس فش فارمنگ و فشریز مینجمنٹ

عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ۔ ٹریننگ سنٹر کوٹ عبد المالک شاہدرہ ضلع شیخوپورہ وظیفہ ۵۰/- ماہوار انتظام رہائش و خوراک بذمہ امیدواران۔ شرط انگریزی سمجھ سکے۔ میٹرک کو ترجیح درخواستیں ۲۶/۸/۶۳ تک بنام خورا کو جسٹ انچارج فشریز ٹریننگ کورس کوٹ عبد المالک شاہدرہ

(پ۔ٹ ۱۷/۸/۶۳)

۳۔ داخلہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل لاہور

درخواستوں کے لئے بعد توسیع آخری تاریخ ۲۵/۸/۶۳ ہے (پ۔ٹ ۱۷/۸/۶۳)

۴۔ داخلہ ڈو میڈیکل کالج کراچی

درخواستیں ۲/۹/۶۳ تک۔ انٹرویو ۹ و ۱۰/۹/۶۳۔ شرائط سیکنڈ ڈویژن انٹرمیڈیٹ سائنس باشندہ ویسٹ پاکستان۔

۵۔ سی ایس ایس ایگزیمینیشن کلاس۔

سنٹرل سپیریر ایگزیمینیشن کلاس میں داخلے کے لئے انتخاب ۱/۹/۶۳ سے۔ عرصہ تعلیم وسط ستمبر تا وسط دسمبر۔ فیس ٹرم ساڑھے نوے روپے برائے لازمی مضامین۔ امیدواران ایڈوائزر سی ایس ایس ایگزیمینیشن کلاس۔ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے رابطہ کریں۔ (پ۔ٹ ۲۰/۸/۶۳)

۶۔ داخلہ نشتر میڈیکل کالج ملتان

فرسٹ ایر ایم بی بی ایس میں داخلے کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ ۳۱/۸/۶۳ ہے

(پ۔ٹ ۲۰/۸/۶۳)

۷۔ داخلہ یونیورسٹی لا کالج لاہور

ایف ای ایل مارننگ و ایوننگ کلاسز۔ داخلے کے لئے درخواستیں ۳۱/۸/۶۳ تک۔ فارم ۲۵ پیسے میں دفتر کالج سے

(پ۔ٹ ۲۰/۸/۶۳)

۸۔ امتحان انسٹی ٹیوٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان۔

پیریپیریٹری کلاسز۔ ۶۳ء ہیلے کالج آف کامرس لاہور۔ آغاز ۲/۹/۶۳ (پ۔ٹ ۲۰/۸/۶۳)

۹۔ داخلہ ماڈل ٹیننگ و فٹ ویر سنٹر گوجرانوالہ

۱۔ ڈپلومہ ان لیدر ٹکنالوجی سہ سالہ کورس۔ شرط میٹرک (فزکس کیمسٹری)

۲۔ سرٹیفکیٹ کورس ان لیدر مینوفیکچر۔ دو سالہ کورس۔ شرط میٹرک تک تعلیم

۳۔ سرٹیفکیٹ ان ویر اینڈ لیدر گڈس مینوفیکچر۔ یک سالہ کورس۔ شرط خواندگی

درخواستیں برائے داخلہ ۳۱/۸/۶۳ تک۔ وظائف برائے مستحقین (پ۔ٹ ۲۰/۸/۶۳)

ناظر تعلیم

ہفتہ وقف جدید

(۳ ستمبر تا ۱۰ ستمبر تک منائیں)

جملہ عہدیداران جماعت و سیکرٹریان وقف جدید سے درخواست ہے کہ وہ ان تاریخوں میں ہفتہ وقف جدید پوری کوشش سے منائیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جب تک چندہ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جائے۔ اس وقت تک یہ سکیم پوری طرح نہیں چلائی جا سکتی ـــــ اتنی مقدار میں چندہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ جماعت کا ہر فرد اس میں حصہ لے۔ اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وسعت بخشی ہے۔ وہ دل کھول کر چندہ دیں ـــــ پس جماعت کے جملہ عہدیداران اپنے حلقہ میں پوری تندہی سے کوشش فرما کر وقف جدید کی اہمیت دوستوں کو ذہن نشین کر دیں اور سو فیصد چندہ وصول کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

وعدہ جات چندہ تعمیر دفتر وقف جدید

مندرجہ ذیل احباب کرام نے تعمیر دفتر وقف جدید کے وعدے اور نقد چندہ ادا فرمایا ہے
جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

روپے

- حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس باندھی سندھ نقد ۔۔ ۲۰۰۰
- خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ ۔۔ ۱۰۰
- خواجہ محمد اسلم صاحب وکیل ،، ۔۔ ۲۰
- قریشی مطیع اللہ صاحب ،، اضافہ ۔۔ ۵۰
- ماسٹر عبدالرؤف صاحب ،، ۔۔ ۲۰
- نصیر احمد صاحب صراف ،، ۔۔ ۲۲
- شیخ ناصر احمد صاحب کنٹریکٹر سیالکوٹ چھاؤنی ۔۔ ۲۵
- کیپٹن ناصر محمود صاحب ،، ۔۔ ۲۰
- کیپٹن لبارت احمد صاحب ،، ۔۔ ۲۰
- بریگیڈیئر عبدالعلی صاحب ملک ،، ۔۔ ۵۰
- چوہدری نصیر اقبال صاحب ڈسکہ ۔۔ ۲۰
- مستری نور احمد صاحب ،، ۔۔ ۲۰
- میاں محمود احمد صاحب وکیل ،، ۔۔ ۲۵
- میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد ۔۔ ۵۰
- میاں گلزار احمد صاحب ،، ۔۔ ۲۰
- حکیم محمد لطیف صاحب امیر جماعت حافظ آباد ۔۔ ۲۰
- چوہدری ہارون الرشید صاحب ،، ۔۔ ۲۵
- میاں عبداللطیف صاحب تحصیلدار ،، ۔۔ ۲۰
- شیخ محمد صدیق صاحب زعیم انصاراللہ ،، ۔۔ ۲۰
- محمد شریف صاحب ٹھیکیدار گوجرانوالہ ۔۔ ۲۰
- خواجہ محمد شریف صاحب ڈھینگڑہ ہاؤس گوجرانوالہ ۔۔ ۲۵
- بابو محمد اقبال خان صاحب ،، ۔۔ ۲۰
- چوہدری ظفراللہ خان صاحب ایڈووکیٹ ،، ۔۔ ۲۰
- حفیظ اللہ خان صاحب اوورسیر ،، ۔۔ ۲۰
- ملک محمد اسلم صاحب ،، ۔۔ ۲۰
- لجنہ اماء اللہ بذریعہ صدر صاحبہ ،، ۱۲ ۔۔ ۴۴
- محمد جمیل صاحب چغتائی ،، ۔۔ ۲۵
- چوہدری مبارک احمد صاحب گنّہ سیکرٹری تلونڈی راہوالی ۔۔ ۲۰
- میاں قائم دین صاحب ٹرک ڈرائیور ،، ۔۔ ۲۰
- چوہدری جیون احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھوکھر پال والا ۔۔ ۲۰
- بابو بشیر احمد صاحب ،، ۔۔ ۲۰
- بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر سیالکوٹ نقد ۔۔ ۲۰
- محمد سلیمان صاحب سیکرٹری مال ڈھاکہ ،، ۔۔ ۴۰
- وحید سلیم صاحب نیلا گنبد لاہور نقد ۔۔ ۲۰
- ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر ربوہ ،، ۔۔ ۲۰
- عبدالرحمن صاحب بھڈ کوٹھی چیچو شیخوپورہ ۔۔ ۲۰
- محمد سلیم صاحب کھرڑ سیالکوٹ ۵۰ ۔۔ ۲۲
- چوہدری محمود احمد صاحب امیر جماعت چک ۹۸ سرگودہا نقد ۔۔ ۳۴
- مکرم حکیم سراج الدین صاحب دواخانہ کمپٹ لاہور ،، ۔۔ ۱۰۰
- مکرم علی انور صاحب ایڈووکیٹ کانڈھ کوٹ سکھر ،، ۔۔ ۲۰۰
- چوہدری عبداللطیف صاحب ملتان ،، ۔۔ ۱۵۰
- محترمہ راشدہ مبارکہ صاحبہ اہلیہ حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس باندھی ،، ۔۔ ۱۰۰
- محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم صادق احمد صاحب دریال خال مری ،، ۔۔ ۵۰
- مولوی عطاء اللہ صاحب جلال پور ،، ۔۔ ۱۰۰
- چوہدری شاہ محمد صاحب ،، ،، ۔۔ ۵۰
- حاجی کریم بخش صاحب قمر آباد ،، ۔۔ ۱۰۰
- محمد الدین صاحب ،، ،، ۔۔ ۵۰
- ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ ،، ۔۔ ۱۰۰
- چوہدری غلام رسول صاحب گوٹھ غلام رسول ،، ۔۔ ۱۰۰
- چوہدری غلام نبی صاحب گوٹھ امام بخش ،، ۔۔ ۲۰۱
- مکرم عطاء محمد صاحب ،، ،، ۔۔ ۲۵
- محمد عبداللہ صاحب ،، ،، ۔۔ ۲۵

جن دوستوں نے اب تک چندہ ارسال نہیں فرمایا ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنا چندہ بھجوا دیں تعمیر دفتر کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا کرے آمین!

(ناظم مال وقف جدید)

امانت تحریک جدید میں ادائیگی اور وصولی کا انتظام

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے کہ امانت تحریک جدید میں ۱۳ جولائی ۶۳ء سے رقوم کی ادائیگی اور وصولی کا انتظام ہو گیا ہے اس لئے احباب اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں!

حضور اقدس حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید میں اپنی رقوم جمع کرانے کے لئے بہت زور دیا ہے امید ہے کہ جماعت کے دوست اس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر حضور کی منشاء مبارک کو پورا کرنے والے ہوں گے اور ان کی دعاؤں کے بھی مستحق ہوں گے!

افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع

۲۹۔۳۰۔۳۱۔ اگست ۱۹۶۳ء

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر میں ۲۹ تا ۳۱۔ اگست ۱۹۶۳ء کے ایام میں منعقد ہو رہا ہے جس میں جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے جملہ امراء صاحبان۔ پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹری صاحبان مال کا شامل ہونا ضروری ہے اس اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹ تا اگست بروز جمعرات ۳ بجے بعد دوپہر شروع ہوگا اور ۳۱ اگست بروز ہفتہ بارہ بجے دوپہر کو اختتام پذیر ہوگا۔

مرکز سے علماء کرام بھی انشاء اللہ تعالیٰ شامل ہوں گے۔ لہٰذا ملتمس ہوں کہ مذکورہ عہدہ دار حضرات اس میں بالالتزام شمولیت فرماویں قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا اور اجتماع کا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ جلدی شائع کر کے جماعت ہائے ضلع میں پہنچا دیا جائے گا۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں ایک گریجوایٹ اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے جس کے لئے گریجوایٹ امیدواران کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

گریڈ (۸۵-۵-۱۰۰-۶-۱۳۰ EB ۸-۱۷۰ EB ۱۰-۲۲۰) ہوگا۔ ابتداء میں ۸۵ روپے تنخواہ + ۳۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا مستقل ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا گریڈ جاری رہے گا۔

۱۔ امیدوار (B.A) کی سند کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت دیوان میں ۱۵/۹/۶۳ تک بھجوا دیں
۲۔ امیدوار۔ چال چلن۔ دیانت۔ امانت و اخلاق کے بارہ میں پریذیڈنٹ کی تصدیق لکھا کر بھجوائیں

(ناظر دیوان)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

عوام الناس کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ یکم ستمبر ۱۹۶۳ء سے آر سی ۱ اپ آر سی ۲ ڈاؤن سبک رفتار گوجرانوالہ ٹاؤن کے سٹیشن پر ایک منٹ کے لئے ٹھہرا کرے گی۔

آر سی 1 اپ گوجرانوالہ ٹاؤن روانگی 6 - 23
آر سی 2 ڈاؤن ،، ،، ،، 20 - 15

حمید الدین احمد
چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• نئی دہلی ۲۶ر اگست۔ بھارت کے چھ مرکزی اور چھ صوبائی وزرائے اعلیٰ کو ان کے عہدوں سے الگ کر دینے کے فیصلے سے زبردست سیاسی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ جہاں بعض متقدر کانگرسی خالی عہدوں کے حصول کے لئے سیاسی جوڑ توڑ میں مصروف ہیں۔ وہاں مستعفی ہونے والے وزراء کانگرس کی صدارت حاصل کرنے کے لئے باہم دست و گریبان ہیں۔

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ کانگرس کی مجلس عاملہ نے مختلف صوبوں میں کانگرس کے انتشار اور مرکزی کابینہ کے ارکان کی باہمی چپقلش کو دور کرنے کا یہ نسخہ تجویز کیا تھا کہ تمام کانگرسی وزراء پنڈت نہرو کو اپنے استعفے دیدیں اور وہ ان میں سے جس شخص کا چاہیں استعفیٰ منظور کر لیں توقعات کے برعکس یہ نسخہ کانگرس کے شیرازہ کو انتشار سے بچانے کی بجائے مزید انتشار کا باعث بن گیا ہے۔ متذکرہ مرکزی وزیروں اور صوبائی وزرائے اعلیٰ کے استعفوں کی منظوری کے بعد بھارت میں جو سیاسی بحران پیدا ہو گیا ہے اسکی نظیر نہیں ملتی

• قاہرہ ۲۶ر اگست۔ عرب وفاق کے سوال پر عراق کے صدر جنرل عبدالسلام عارف اور صدر جمال عبدالناصر کے اختلافات ختم ہو گئے ہیں۔ کل ان دونوں رہنماؤں نے اس سوال پر چار گھنٹے تک بات چیت کی۔ اور دونوں کے درمیان اس سوال پر اتفاق ہو گیا کہ عرب وفاق کے قیام میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیئے واضح رہے کہ عراق، مصر اور شام کے سمجھوتے کے تحت عرب وفاق ۱۷ستمبر کو قائم ہو گا۔

• لندن ۲۶ر اگست۔ برطانیہ ایک فوجی مشن سعودی عرب بھیجنے پر رضامند ہو گیا ہے یہ فوجی افسر سعودی عرب کی فوجوں کو تربیت دیں گے۔

• بیت المقدس ۲۶ر اگست بیت المقدس میں اسرائیل اور اردن کی فوجوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ کل رات پون گھنٹے تک دونوں ملکوں کی فوجوں کے درمیان زبردست فائرنگ ہوتی رہی۔ اسرائیل توپچیوں نے اردن کے علاقے پر گولہ باری کی۔ محاذ پر دونوں طرف بھاری تعداد میں فوجیں جمع ہو گئی ہیں اور بیت المقدس کے اسرائیلی علاقے میں بڑے پیمانے پر فوجی نقل و حرکت ہو رہی ہے ٹینک اور بکتر بند گاڑیوں کے فوجی دستے سرحد پر جمع ہو گئے ہیں پچھلے ایک ہفتہ کے دوران عرب ممالک کے خلاف اسرائیل کی جارحیت کا یہ دوسرا واقعہ ہے

• کراچی ۲۶ر اگست۔ وزیر تجارت جناب وحید الزمان نے کہا ہے کہ کمیونسٹ ممالک اور پاکستان کے درمیان تجارت بڑھانے کی راہ میں حائل مشکلات دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ پاکستان تمام کمیونسٹ ممالک خصوصاً چین اور روس کے ساتھ تجارت بڑھانا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ مغربی ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدوں کا بھی احترام کرے گا۔

• سنگاپور ۲۶ر اگست۔ ویٹ نام کے ضلع سائیگان کے فوجی گورنر بریگیڈیر جنرل طون تھاٹ نے پولیس اور حفاظتی دستوں کو حکم دیا ہے کہ حکومت کے خلاف مظاہرے اور جلسے کرنے والوں پر گولی چلا دی جائے۔ یہ اعلان طلباء کے مظاہروں کے بعد جاری کیا گیا ہے۔

• کوالالمپور ۲۶ر اگست۔ برطانیہ کے وزیر نوآبادیات ڈنکن سینڈز نے آج ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن سے ملائیشیا کے منصوبے کو ناکامی سے بچانے کے سوال پر بات چیت کی وفاق ملائیشیا کے قیام میں جو ۳۱ر اگست کو معرض وجود میں آ جانا تھا اس وجہ سے کچھ تاخیر ہو گئی ہے کہ اقوام متحدہ کی ایک جماعت کی زیر نگرانی بورنیو کے دونوں علاقوں میں اس سوال پر استصواب رائے کرایا جائے گا کہ وہ وفاق ملائیشیا میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔

• کراچی ۲۶ر اگست۔ انڈونیشیا کے وزیر فضائیہ ائیر مارشل عمر دانی پاکستانی حکام کے ساتھ ملاقاتوں کے دوران پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان فضائی رابطہ قائم کرنے کے بارے میں بھی بات چیت کریں گے۔ انڈونیشیا کے معتبر ذرائع نے کل بیان کیا کہ فی الحال اس سلسلے میں کوئی حتمی تجاویز نہیں ہیں لیکن عنقریب انڈونیشیا کی گروڈا ائیرویز اپنی سروس میں یورپی ممالک تک توسیع کرے گی۔ ایسی صورت میں اس کے طیاروں کو کراچی سے گزرنا ہو گا۔ اور پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان معاہدہ ضروری ہو جائے گا۔ خیال ہے کہ پاکستان بھی اس قسم کے معاہدہ میں دلچسپی لے گا۔

• پشاور ۲۶ر اگست۔ چین کی شہری ہوابازی کا چار رکنی وفد مسٹر لن ٹیو کی زیر قیادت آج لاہور سے یہاں پہنچ گیا۔ چین کے اس وفد نے کل صوبائی حکومت میں خاصہ مصروف دن گزارا۔ لاہور پہنچنے کے فوراً بعد پی آئی اے اور شہری ہوابازی کے حکام سے پاک چین فضائی سمجھوتہ کے متعلق بات چیت کی۔ اس کے بعد وفد کے قائد نے پاکستان میں چین کے متعین سفیر کے ہمراہ صدر ایوب سے ملاقات کی۔

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے ہوسٹل کیلئے

ایک باورچی اور ایک مالی کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے لئے فوری طور پر ایک باورچی کی ضرورت ہے جو ہوسٹل میں مقیم تقریباً ۱۵۔۲۰ طلباء کے لئے دونوں وقت کھانا پکا سکے تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی یہ آسامی مستقل ہے

اسی طرح کالج کی زمین پر پودے اور درخت لگانے کے لئے بھی مستقل طور پر مالی کی ضرورت ہے جو کام کا تجربہ رکھتا ہو اور دیانتداری اور محنت کے ساتھ اس فرض کو نبھا سکے تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ مستقل ہونے پر دونوں آسامیوں کے لئے پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کی سہولت بھی دی جائے گی۔

خواہش مند احباب فوراً اپنی درخواستیں خاکسار کے نام ارسال فرما دیں۔

عبدالسلام اختر ایم۔ اے
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

انسپکٹر مال کی ضرورت

دفتر مال وقف جدید کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے اچھا مخلص احمدی میٹرک پاس یا مولوی فاضل ہو۔ ایسے مستعد دوست درخواست دیں جو کسی حد تک تقریر بھی کر سکتے ہوں کام محنت طلب ہے اور دیہاتی ماحول سے تعلق رکھتا ہے۔

گریڈ۔ ۶۰۔۴۔۱۰۰+۵۔
۱۵۰+۶۔۱۸۰۔ گرانی الاؤنس
مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار۔

درخواستیں ۶ ستمبر تک امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ دفتر ہذا میں بھجوا دیں!

(ناظم مال وقف جدید)

ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت فیکٹری ایریا کے زیر انتظام مورخہ ۲۸۔۲۹۔۳۰ر اگست ۱۹۶۳ء کو رسہ کشی اور وزن اٹھانے کا آل ربوہ ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ)

توسیع میعاد داخلہ میڈیکل کالجز

گورنمنٹ نے میڈیکل کالجوں میں میعاد داخلہ میں دس یوم کی توسیع کر دی ہے۔ پاکستان ٹائمز ۲۴/۸/۶۳

(ناظر تعلیم ربوہ)

قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ

بقیہ صفحہ ۴

زبان میں تو کامیاب ترجمہ کب کا ہو چکا ہے۔ سواحیلی زبان کے ماہرین اور متعدد لسانی ادارے جس پر تنقیدی نظر ڈال چکے ہیں جس کے ساتھ بے شمار تشریحی حواشی بھی موجود ہیں اور جو خدائے رحیم و رحمان کے فضل سے وہاں بہت مقبول ہے۔

سنا ہے کہ رابطہ کے دارالترجمہ کے ترجمہ پر ماہرین نظر ثانی بھی کریں گے ان احباب سے بھی اتنی ہی گزارش ہے کہ وہ یہ احتیاط ضرور کریں کہ کہیں مولانا عبداللہ صالح الفارسی والی حرکت نہ ہو کہ اس ترجمے کا معمولی تبدیلی کے بعد "تازہ ایڈیشن" شائع کر کے اپنی طرف منسوب کر لیا جائے۔ زیادہ معقول اور موزوں بات یہ ہے کہ افریقہ میں اور بے شمار زبانیں ہیں جن میں اسلامی لٹریچر بالکل نہیں یا نہ ہونے کے برابر ہے ان میں کلام اللہ کی وسیع اشاعت کی بڑی ضرورت ہے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ رابطہ کے مالی وسائل بے اندازہ ہیں ان وسائل کو اگر دوسری زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے پر خلوص نیت کے ساتھ صرف کیا جائے تو یقیناً بہت بڑی اسلامی خدمت ہو گی جس کی اس وقت افریقہ میں بڑی ضرورت ہے

مودودی صاحب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ قرآن مجید کے تراجم کے علاوہ اسلامی موضوعات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر بھی کتابیں شائع کی جائیں گی۔ یہ بہت ہی مبارک ارادہ ہے اس معاملے میں اتنی گزارش ہے کہ کہیں یہ ثابت کرنے نہ بیٹھ جائیے گا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اور جب تبلیغ کا کچھ اثر نہ ہوا، تو اشاعت اسلام کے لئے بانیٔ اسلام نے تلوار ہاتھ میں تھام لی۔

سید المعصومین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق اس قسم کی سیرۃ کی کتابیں افریقہ میں عیسائی منادوں نے بہت پھیلا رکھی ہیں اس میں اضافہ کی چنداں ضرورت نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو "رحمۃ للعٰلمین" ثابت کرنے پر زور دیجئے گا امید ہے مودودی صاحب ان معروضات پر غور فرمائیں گے۔